بدھ 2- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 21

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 173 بدھ-4 ربیع الاول-1416ھ ' 2 ظہور 1374ہش ' 2 اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب دعا انتہا کو پہنچتی ہے تو شعلۂ نور دل پر گرتا ہے

دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ اسم اعظم ہے اس کے سامنے کوئی اَن ہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے اسباب میسر آ جائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کر سکتا سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا رکھتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پردہ جس طرح کا بھی کیا جائے اسکی حقیقی روح قائم رہنی چاہئے

برقعے کے پردے کی شدت پر اصرار کرنا دینی پردہ نہیں ہے

معزز پیشہ اختیار کرنے والی عورتوں کو ہدایت ہے کہ گھروں سے بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1995ء کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے عورتوں سے خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ صدر صاحب بورڈ الفضل کی تصدیق کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے)

لندن: ۲۹- جولائی ۱۹۹۵ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ کے دوسرے روز ۲۹ جولائی کو خواتین کے جلسہ سالانہ سے خطاب کے دوران پردے کی حقیقی روح قائم کرنے پر زور دیا اور فرمایا پردہ جس طرح کا بھی کیا جائے یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ پردے کی اصل روح قائم رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پردے کے بارے میں مختلف ممالک سے مختلف سوالات کئے جاتے ہیں۔ احمدیت کا قافلہ آج بہت لمبا ہو چکا ہے۔ اس قافلے کے شروع کی کیفیت اور ہے اور آخر کی اور ہے اور درمیان کی کیفیت اور ہے۔ سب سے آگے قافلے کے سرپر جو گروہ گامزن ہے اس میں پاکستان کے برقعے کی صورت میں پردہ رائج ہے۔ جو انہیں وراثت میں ملا ہے۔ بعض اوقات اس میں بہت شدت آ جاتی ہے۔ پاکستان میں بنی ہوئی بعض ویڈیوز میں ایسا کس کر برقعہ باندھا ہوتا ہے کہ صرف آنکھیں ننگی ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور اس پر بھی کالی عینک پہنی ہوتی ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں عینک تھی ہی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہی دینی پردہ ہے؟ یہ صحیح تصور نہیں۔ پردے کی ایک روح ہے اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا نے اس قافلے کے درمیان میں کم شدت والے لوگ ہیں۔ ان میں متلون مزاج بھی ہیں جو احمدیوں میں آ کر پردہ سخت کر لیتی ہیں اور باہر جا کر نرم کر لیتی ہیں۔

حضرت صاحب نے اپنی حرم محترم حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب آصفہ زندہ تھیں تو میں نے ان کو کبھی ضرورت سے زیادہ سخت پردہ کرنے کو نہیں کہا میں نے یہی کہا کہ وہ پردہ کریں جو آپ کو دوبھر نہ ہو۔ ہمارے دین نے چہرے کو اس طرح کسنے کا کہیں حکم نہیں دیا۔ تاہم خاص وقت میں احمدیت میں یہ سخت پردہ رائج تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا تیسرا طبقہ وہ ہے جو پردے سے آزاد ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ فوج کے افسران اور سی ایس پی افسران میں پردہ نہیں چل سکتا۔ یہ لوگ احمدیت میں رہتے ہوئے ایک الگ سا جزیرہ بنا لیتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ افسریاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ احمدیت نے دینی معاشرہ کو لے کر آگے بڑھنا ہے۔ ہم نے دین کی ہر قدر کی حفاظت کرنی ہے۔ اس لئے پردے کی اصل روح کو سمجھیں۔ یہ بحث نہ کریں کہ پردہ اتنا سخت ہونا چاہئے یا اتنا سخت ہونا چاہئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آئندہ زمانے میں جنت کی تعمیر کے لئے پردہ کی روح کو سمجھنا ضروری ہے۔ حضرت صاحب نے احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں وہ حوا دیکھنا چاہتا ہوں جو اس جنت میں داخل کرنے والی ہو اور ہلاکت کی آگ میں داخل کرنے والی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جنت کی تعمیر کے موضوع پر غور کریں تو اگر یہ پہلو غلط استعمال ہو تو تسکین کی بجائے ہیجان کا سبب بن جائے گا۔

حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے حوالے سے فرمایا وہ عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسی خواتین جو بیٹھی رہ جاتی ہیں یا زیادہ عمر کی عورتیں ان کو اجازت ہے کہ روزہ مرہ سادہ لباس میں بے شک پھریں۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زوجہ محترمہ حضرت اماں جان کا ذکر فرمایا کہ وہ زیادہ عمر میں جا کر یہ طریق اختیار کیا کرتی تھیں کہ گھر سے نکلتیں تو چھتری لے لیا کرتی تھیں۔ جب کوئی غیر مرد سامنے آیا تو چھتری کو چہرے پر جھکا لیتی تھیں۔ بعد ازاں اٹھا لیتی تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسی عورتیں جنہوں نے نسبتاً بے احتیاطی سے پردے کرنے ہوں ان کو حکم ہے کہ گھر سے نکلیں تو بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلا کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہمارا دین پردے کے بارے میں جو بھی احکام دیتا ہے وہ عورت کی عزت و حرمت اور اس کے بنیادی حق کو قائم کرنے کے لئے دیتا ہے۔

حضرت صاحب نے دنیا کے مختلف ممالک میں ایسی عورتوں کا ذکر فرمایا جو معاشرے میں اقتصادیات کا حصہ بنی ہوئی ہیں۔ اگر وہ سخت پردہ کرنے لگیں تو ان کے بچے بھوکوں مرنے لگیں۔

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مخلص اور خادم سلسلہ وجود کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم خلیل احمد بٹ صاحب دار الرحمت غربی ربوہ آج کل بوجہ بلڈ کینسر الائیڈ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عطیۃ المنان صاحبہ بنت مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (انسپکٹر وقف جدید) ربوہ کا نکاح مکرم رانا عبد الباسط صاحب (حال جرمنی) ولد مکرم رانا اعجاز احمد صاحب کے ساتھ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ساٹھ ہزار (60000) روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں 13- جولائی 95ء کو بعد عصر پڑھا۔ عزیزہ عطیہ المنان صاحبہ مکرم ملک محمد عظیم صاحب زعیم انصار اللہ وسابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کی پوتی اور مکرم مرزا بشیر احمد (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں۔ جبکہ عبد الباسط صاحب مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب کا ٹھگڑھی (وفات یافتہ) کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم لطیف احمد صاحب ابن صوفی حبیب احمد صاحب - شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "نجیب احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے۔

○ "دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان (واقفین نو) بچوں کو پہنچانا ضروری ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2- ظہور 1374 ھش　　2 - اگست 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے' بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عنداللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہوگا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق' مروت اور ہمدردی برتتے، ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جور نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

2- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔ جیسے "کلام الٰہی" میں ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ (عبادت) پڑھتے ہیں (-) علم' مال اور دوسرے قویٰ ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

انسان ایک کار خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا مزاحم ہو اور بددیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

3- دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔ اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اسے لے جا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے پڑے پڑے گھن لگ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر قول ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔ اس لئے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہئے۔

موسلا دھار بارشوں کی طرح
فضل و احساں برس رہے ہیں یہاں
مہبطِ نُور بن گیا ٹلفورڈ
ایسے حالات مل سکیں گے کہاں؟

ابوالاقبال

○

میں نہیں ہوں لب و رخسار پہ مرنے والا
گرچہ شاعر ہوں پر ایسا نہیں کرنے والا

کتنے آلام و مصائب ہوں مگر میں پھر بھی
سامنے دہر کے آہیں نہیں بھرنے والا

تو جو مل جائے تو سب کچھ ہی مجھے مل جائے
پھر کسی شئے کا تقاضہ نہیں کرنے والا

باوجودیکے بہت اونچا ہے بابِ رحمت
اس میں داخل نہیں ہو سکتا اکڑنے والا

دل پُر درد عطا کر مجھے اور چشم پُر آب
ایسا کاسہ کہ جو ہرگز نہ ہو بھرنے والا

تو ہی حل کر میرا ہر عقدۂ لاینحل مولیٰ
بن ترے کاج نہیں میرا سنورنے والا

دعوئ عشق و محبت تو سبھی کرتے ہیں
کون ہے سر کو کفِ دست پہ دھرنے والا

اس کے دَر سے مجھے ذلت بھی ملے تو خوش ہوں
میں نہیں غیر کے دَر پر کبھی گرنے والا

قلزمِ خون ہے اور ڈوب کے چلنا ہے مجھے
ہوگا ایسا بھی کوئی زندگی کرنے والا

شاہد اعظمی

ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کرکے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو۔ ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں "تخت یا تختہ" جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی"۔

(مطالبات تحریک جدید ص 179)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح دعا ہے

مگر ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں اور نہ قبول ہو سکتی ہے

دعا سوال بھی ہے اور عبادت بھی اگر قبول ہو جائے تو دعا ورنہ عبادت شمار ہوگی

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- فرمودہ 17- دسمبر 1926ء)

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے- تو وہ صرف دعا ہے- ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانہ میں کسی گوشہ میں نازل ہوئی- اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے- اس زمانہ میں ہم حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں- ان کی تحریریں دعا ہیں- ان کا عمل دعا ہے- ان کا ہر ایک کام دعا ہے-

اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کا اور تمام مشکلات کا تو وہ دعا ہے-

پس اگر کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں تو وہ مردہ چیز ہے- کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے- کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا- زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے مردہ چیز تو خواہ کس قدر خوبصورت ہو کوئی کام نہیں دے سکتی- ایک مردہ ہمیں کیا کام دے سکتا ہے- اس کی خوبصورتی ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتی- اسی طرح اگر کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے- کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں- اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں- اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں- اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا لیکچر دے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں لیکچر کیا اثر رکھتا ہے- تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ باقی نہیں رہ جاتا- اب دیکھو دنیا میں پہاڑ خوبصورت نظر آتے ہیں- دریاؤں کا نظارہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے- سبزہ زاروں کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے- لیکن ان میں انسان اپنی زندگی نہیں گزار سکتا- تھوڑی دیر کے لئے تفریح کے طور پر دریاؤں اور پہاڑوں کے بے نقص نظاروں اور سبزہ زاروں کو پسند کرے گا اور اپنا دل بہلا لے گا- لیکن ان میں زندگی نہیں گذار سکتا- زندگی گذارنے کے لئے پھر انہیں لوگوں میں جائے گا جو زندہ ہیں- وہ ان بے نقص اور بے عیب نظاروں کو چھوڑ کر عیب دار مگر زندہ انسانوں کے پاس ہی رہنا اور زندگی گذارنا پسند کرے گا کیونکہ انسانوں میں روح ہے- زندگی ہے- مگر دوسرے نظاروں میں زندگی نہیں گو وہ بے نقص ہیں-

اور وہ چیز جو جاندار ہے خواہ وہ عیبوں اور نقائص سے ہی بھری ہوئی ہو بے جان چیز پر فضیلت رکھتی ہے- جب عیب دار جاندار کو ہم نقص غیر جاندار پر فضیلت دیتے ہیں- تو ذی روح چیز جو خوبصورت اور بے نقص بھی ہے- اس کو ہم غیر ذی روح چیز پر کیسے فضیلت دے سکتے ہیں-

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی زندہ مذہب وہی ہے کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو-

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے- کون ایسا شخص ہے جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے- کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گزر گیا ہے- اور اس کی روح قبرستان میں نہیں وہ وہ تو خدا کے پاس ہے- البتہ جسم قبرستان میں ہے- اور وہ بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا-

جس چیز کی محبت کا ہمارے ساتھ تعلق ہے وہ تو زندہ ہونی چاہئے اور مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے-

انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں- اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے- اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں- اس کا جلوہ نظر آتا ہے- تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے- اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی دعا سنتا ہے تو اس وقت انسان کو مردہ چیز میں بھی زندگی نظر آنے لگتی ہے-

حضرت مسیح علیہ السلام ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے- تو راستہ میں ایک مردہ کتا پایا گیا- ان کے دوسرے ساتھیوں نے تو اس کی بدبو وغیرہ کا ذکر کیا لیکن حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی بری شکل کو تو دیکھتے ہو لیکن اس کے دانتوں کو نہیں دیکھتے کیسے سفید ہیں- تو جو لوگ دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں ان کو عیب نہیں نظر آیا کرتے بلکہ ان کی نظر خوبیوں پر ہی پڑتی ہے- کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور جو لوگ خدا کو دیکھ لیتے ہیں وہ خود زندہ ہوتے ہیں ان کو اس کی مخلوق میں عیب کم نظر آتے ہیں اور جتنے جتنے عیب کسی میں نظر آتے ہیں اتنے حصہ میں وہ خود مردہ ہوتے ہیں-

نبیوں کو ہی دیکھ لو وہ مجسم خوبی ہوتے ہیں- اس لئے ان کو لوگوں میں عیب نہیں نظر آتے- وہ ہر چیز میں خوبی دیکھتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ خود کامل زندہ ہوتے ہیں- لیکن ان کے مقابل عیب دار لوگوں کو ان میں خوبیاں نظر نہیں آتیں بلکہ نقص ہی نقص نظر آتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ خود مردہ ہوتے ہیں-

(-) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں- ان کو ہر چیز میں بھلائی نظر آتی ہے- ایک دفعہ لاہور میں ایک شخص نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو زور سے دھکا دے کر گرا دیا- دوسرے دوست ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے جھوٹا سمجھ کر دھکا دیا ہے- اگر وہ سچا سمجھتا تو کیوں ایسا کرتا- اس نے تو اپنے خیال میں نیک کام کیا ہے- اور حق کی حمایت کی ہے- اب دوسرا اگر ہوتا تو ڈنڈا لے کر پیچھے پڑ جاتا- لیکن آپ ہیں کہ ایک مخالف کی ایسی حرکت کو بھی برا نہیں مانتے بلکہ دوسروں کو فرماتے ہیں کہ اس نے تو نیک خیال سے حق کی خاطر ایسا کیا ہے- اس کی یہی وجہ ہے کہ جو لوگ دعاؤں کے عادی ہوتے ہیں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ان کو ہر چیز میں زندگی نظر آتی ہے- تو ان کو عیب نہیں نظر آتے بلکہ نیکیاں اور خوبیاں ہی نظر آتی ہیں-

اسی وجہ سے بعض وقت ایسے لوگوں کو بے وقوف سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ بیوقوفی کی وجہ سے لوگوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں- حالانکہ اس کی وجہ بے وقوفی نہیں ہوتی بلکہ یہی وجہ ہوتی ہے کہ ان کو زیادہ تر خوبیاں دکھائی دیتی ہیں-

چنانچہ ایک قصہ مشہور ہے کہ حضرت نظام الدین" اولیاء کو بعض جگہ جلوہ الٰہی نظر آ جاتا تھا اس لئے ایک دفعہ آپ نے رستہ میں جاتے ہوئے ایک خوبصورت لڑکے کو چوم لیا اس وجہ سے کہ اس میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا- دوسرے مریدوں نے بھی اس کو چوم لیا- لیکن آپ کے ایک مرید نے جو بعد میں آپ کا خلیفہ ہوا نہ چوما تو دوسرے مرید اسے کہنے لگے کہ تم نے کیوں نہیں اسے چوما جب کہ اس کو پیر صاحب نے چوم لیا ہے- معلوم ہوتا ہے کہ تم مرید نہیں ہو- تو انہوں نے کہا کہ تم کو اس میں خدا کا جلوہ نظر آیا ہو گا اس لئے تم نے چوم لیا مجھے نہیں نظر آیا تو میں کیونکر چومتا- آگے جا کر حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے آگ کو چوم لیا تو وہاں دوسرے مرید پیچھے ہٹ گئے لیکن اس مرید نے آگے بڑھ کر اسے چوما- اس نے کہا اب یہاں تمہیں کیوں نہیں جلوہ نظر آتا- اصل بات یہ ہے کہ جیسے جیسے انسان خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اسے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے- اور یہ بات دعا سے حاصل ہوتی ہے- (کلام الٰہی (میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعا کرنے والے کے میں قریب ہو جاتا ہوں- پس اگر کوئی بات ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے تو وہ صرف دعا ہے-

ہاں بعض لوگ نادانی سے اس کا غلط استعمال کر لیتے ہیں- بے شک ہر بات اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے اور دعاؤں کو وہی سنتا ہے- لیکن جو قانون اس نے باندھے ہوئے ہیں انہیں وہ یونہی نہیں توڑتا مثلاً اس نے پیاس بجھانے کے لئے پانی دیا ہوا ہے تو اس کے محض دعا کرنے سے خود بخود ہی اس کے منہ میں نہیں آ جائے گا اس کے حاصل کرنے کے لئے اس کو صحیح کوشش بھی کرنی پڑے گی-

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی دعا بتلائی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے کنویں بھی بنائے ہیں- تو ہمیں دعا کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قانون بھی بنائے ہوئے ہیں- جن کے ماتحت ہمیں دعا کرنی چاہئے- اب مثلاً کوئی کہے کہ مانگو جو مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو اس کا یہی مطلب ہو گا کہ اس کے قانون کے ماتحت مانگو نہ کہ اس کے قانون کو توڑتے ہوئے مانگو- اور اللہ تعالیٰ کے قوانین وہ ہیں جو ہماری پیدائش سے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدائش سے بھی پہلے کے ہیں-

دوسری بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں کیونکہ اصل غرض ہماری پیدائش کی یہ نہیں کہ ہمیں مکان مل جائے یا زمین مل جائے یا گھوڑا مل جائے بلکہ اصل غرض تو یہ ہے کہ ہمارے نفس پاک ہوں یہ چیزیں تو عارضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے یعنی نفس کے تزکیہ کے لئے مصائب و مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ بعض وقت نفس مصائب اور مشکلات کے ذریعہ سے ہی پاک ہوتا ہے۔ مثلاً کہیں مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ کبھی عزت کا نقصان ہوتا ہے۔ کبھی اولاد مرجاتی ہے۔ اب ہر شخص بیٹے کے لئے دعا مانگتا ہے کہ زندہ رہے۔ اگر ہر شخص کی دعا اللہ تعالیٰ اسی طرح قبول کرے کہ اس کا بیٹا زندہ رہے تو اس طرح تو کسی کا بیٹا بھی کبھی بھی نہیں مریں گا۔ اور دنیا سے اس کا قانو موت جو مقرر ہے اٹھ جائے گا۔ تو ایک تو اس کا قانون ٹوٹتا ہے۔ دوسرے انسان کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔ تو مشکل بھی کئی حکمتوں کے ماتحت آتی ہے۔ جب کوئی مصیبت اس کی غفلت کی وجہ سے آتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کی دعا سے ٹلا دیتا ہے۔ لیکن وہ مصیبت جو خدا طرف سے اس کی حکمت کے ماتحت آتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نہیں ٹلایا کرتا اور اگر ٹلاتا ہے تو اس وقت جب کہ اس کے ٹلانے کا موقعہ آتا ہے یا اس کا ٹلانا اس کے تقویٰ کے لئے زیادہ مفید ہو۔

دو صورتوں میں ابتلا آیا کرتے ہیں یا تو دل کا گند ظاہر کرنے کے لئے اور اس کی پاکیزگی کے لئے۔ یا اس کی پاکیزگی کو ظاہر کرنے اور اس کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کرنے کے لئے۔ اور یہ صورت خاص لوگوں کے لئے ہے۔ مصیبت کے آنے کی ان دو اغراض میں سے ایک غرض ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ مصیبت میں جب انسان گھر جاتا ہے۔ تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ میرے اندر کس قدر کمزوری ہے یا کیا عیب ہے اور یا اسے اور بھی نیکی اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں اور نہ قبول ہو سکتی ہے۔ اب مثلاً دو شخص مقدمہ لڑ رہے ہیں اور بسا اوقات دونوں فریق اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں وہ دونوں ہی دعا کریں کہ اسے کامیابی حاصل ہو تو اب بتاؤ اللہ تعالیٰ کس کی سنے گا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دونوں سچے ہوں ایک بہرحال حق پر ہو گا ایک ناحق پر۔ اب اللہ تعالیٰ تو اس کی دعا سنے گا جس کا حق زیادہ ہے اور دوسرے کی دعا قبول نہ کرنا ہی اس کے حق میں اچھا ہے۔

پھر دعا کے بغیر روحانیت بھی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ مذہب کی غرض پوری ہو سکتی ہے۔ دعا سوال بھی ہے اور عبادت بھی اگر قبول ہو جائے تو دعا ہے اگر قبول نہ ہو تو عبادت میں شمار ہو گی۔ اور چونکہ ہم ہر چیز کے محتاج ہیں اس لئے دعا کا قبول ہونا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن حق یہی ہے کہ دعا قبول نہ ہونے والی قبول ہونے والی کی نسبت بہتر ہے۔ کیونکہ وہ عبادت میں شمار ہو گی اور خدا کی رضاء کی موجب ہو گی جو ہماری پیدائش کی اصل غرض ہے۔ اور عبادت بہرحال ہماری مسئول چیزوں سے بہتر ہے۔ سوائے اس دعا کے جو اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضاء کے لئے ہو۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگا کریں۔ دعا تو وہ چیز ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے (صاحب ایمان) اور کافر میں بھی تمیز نہیں رکھی۔ جس طرح اس کا رزق سب کے لئے ہے اسی طرح اس کے حضور دعا بھی سب کے لئے ہے۔ ہاں (صاحب ایمان) کی دعا وہ زیادہ سنتا ہے۔ جس طرح (صاحب ایمان) اگر چاہے اور کوشش کرے تو دنیاوی عزت بھی (صاحب ایمان) کو ہی زیادہ ملتی ہے جیسے صحابہؓ کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی عزت بھی عطا کی۔

(از خطبہ ۱۷- دسمبر ۱۹۲۶ء)

مولانا سید احمد علی

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کا ایک سبقِ عظیم

قادیان کے زمانہ میں جبکہ میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے کے ماتحت نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں مربی تھا گرمی کے موسم میں ایک مرتبہ مجھے بعد عشاء محلہ دارالفضل سے حضرت چوہدری صاحب کی کوٹھی نزد بھینی بانگر جانا پڑا تو میں نے دیکھا کافی رات گئے تک ان کے پاس بعض احباب اپنے ذاتی کاموں کے لئے بیٹھے ہیں۔ میں تو جماعتی کام کر کے واپس آگیا فجر کے بعد علی الصبح مجھے پھر چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا تھا تو دیکھا پھر ان کے پاس بہت سے آدمی اپنے کاموں کے لئے بیٹھے ہیں اور چوہدری صاحب نے اپنے باغ ہی میں بیٹھے ان کے ساتھ امرودوں سے ناشتہ کیا میں تو کام کر کے واپس آگیا پھر دفتر کے وقت دوپہر کو مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونا تھا۔ تو میں نے دیکھا اس وقت بھی بہت سے غیر از جماعت دوست ان کے پاس بیٹھے ہیں جب وہ فارغ ہو کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا چوہدری صاحب! آپ کے آرام کا بھی کوئی وقت ہے؟ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب! اگر میں اپنے گاؤں جوڑا (ضلع لاہور حال ضلع قصور) میں ہوتا تو چوہدری نظام دین صاحب سیال کے لڑکے فتح محمد سیال کو ملنے کے لئے کون جاتا؟ یہ لوگ اپنے کاموں کے لئے میرے پاس اس لئے آتے ہیں کہ میں حضرت بانی سلسلہ کا ایک خادم اور جماعت کا عہدیدار ہوں۔

اس لئے میرے پاس خواہ کسی وقت بھی کوئی آ جاوے میں ملنے سے کبھی انکار نہیں کروں گا۔ ہو سکے گا تو ان کا کام ضرور کروں گا ورنہ معذرت کر دوں گا مگر ملنے سے انکار نہیں کروں گا۔ میں نے عرض کیا۔ چوہدری صاحب! خدا آپ کا بھلا کرے مجھے تو آپ نے نہایت ہی عظیم سبق دے دیا ہے اللہ آپ کو جزا دے۔

چنانچہ میں نے اس دن سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ چوہدری صاحب کی طرح کبھی کسی سے ملنے سے انکار نہ کروں گا۔ خواہ رات ہو خواہ دن۔ خواہ سو رہا ہوں یا کام میں مصروف ہوں مجھے اس واقعہ سے بڑے فوائد حاصل ہوئے ہیں اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ ربوہ میں ایک رات کو جبکہ میں سویا پڑا تھا دارالضیافت سے ایک آدمی سائیکل پر آیا اور آواز دی میں اٹھ کر باہر آیا تو انہوں نے کہا کہ باہر سے ایک جنازہ آیا ہے وہ ابھی دفن کر کے واپس جانا چاہتے ہیں آپ آکر جنازہ پڑھا دیں۔

میں نے کوئی بات نہیں کی کہ کیا دارالضیافت میں کوئی آدمی یا مہمان ایسا نہ تھا کہ جنازہ پڑھا سکتا جو مجھے سوتے میں جگا کر بلوایا گیا ہے بلکہ صرف اتنا کہا کہ میرے پاس سائیکل ہے میں فوراً پہنچ رہا ہوں جونہی میں دارالضیافت میں پہنچا تو چوہدری محمد اسحاق صاحب مجھے دیکھ کر اٹھے اور آکر گلے ملے میں نے حال پوچھا کہ کیسے تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہماری والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کا جنازہ لے کر آئے ہیں میں نے اظہار افسوس کیا کیونکہ ان کا خاندان مجھ سے بہت مانوس اور محبت سے ملنے والا ہے ان کی بہن اور بچے سب میرے گہرے عزیز ہیں میں نے فوراً پوچھا کہ آپ کی ہمشیرہ مکرمہ بہن محمودہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بٹر نارنگ منڈی کہاں ہیں؟ تو انہوں نے اشارہ کر کے کہا وہ سب سامنے بیٹھیں آپ کا انتظار کر رہی ہیں تب میں نے جا کر ان سب کو پیار دیا۔ تعزیت کی پھر جنازہ پڑھایا اور خدا کا شکر ادا کیا ورنہ دن چڑھنے پر مجھے پتہ لگتا تو مجھے بھی افسوس شدید ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے ان کے کہنے سے ہی مجھے گھر سے بلوایا گیا تھا تاکہ مجھے علم ہو جاوے اس طرح جنازہ میں شرکت اور تعزیت کا عین وقت پر موقع مل گیا ورنہ بعد کو انہیں بھی اور مجھے بھی سخت افسوس ہوتا۔ اس لئے میں اپنے عزیز مربیوں کو بھی یہ نصیحت کرتا رہتا ہوں کہ ہم ۲۴ گھنٹے کے خادم ہیں کبھی سستی نہیں کرنی چاہئے۔

---

the TRUTH 16 - 12 - 1961

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

ہماری تاریخ

ہر میجسٹی ملکہ ایلزبتھ ثانی کی طرف سے محترم مولوی محمد صدیق شاہد امیر اور مشنری انچارج سیرالیون کو ۱۹۶۱ء میں ملکہ معظمہ کے دورہ سیرالیون کے دوران مذہبی لٹریچر پیش کرنے پر ملکہ کی طرف سے ان کے سیکرٹری مارٹن چیٹر نے مندرجہ ذیل خط لکھا:-

پیارے امیر شاہد!

مجھے ملکہ معظمہ کا ارشاد ملا ہے کہ میں آپ کے خط کے لئے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ ملکہ معظمہ آپ کا مذہبی لٹریچر وصول کر کے بہت خوش ہوئی ہیں۔ یہ لٹریچر آپ نے انہیں اور ڈیوک آف ایڈنبرا کو اپنے خط کے ساتھ ارسال کیا تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ آپ نے نہایت مہربانی کے جذبہ کا اظہار کیا ہے جس کے لئے وہ ممنون ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ آپ اپنے احمدیہ مشن کے جملہ افراد کو ان کی طرف سے شکریہ ادا کر دیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کا نہایت تپاک کے ساتھ استقبال کیا ہے۔

یہ خط ہفتہ وار دی ٹروتھ کی ۱۵- دسمبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

ایٹ پروفیسر اور بکٹیری آلوجسٹ ٹو دی گورنمنٹ آف پنجاب

(Bacteriologist To The Govt Punjah)

کے عہدہ پر فائز ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد ڈینٹل پریکٹس شروع کر دی۔ ان دنوں والد صاحب کو دل کی تکلیف تھی۔ چنانچہ میرے اصرار پر انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور میرے پاس وفات تک رہتے رہے۔ اسے میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔

والد صاحب موصی تھے جب فوت ہوئے تو نظارت بہشتی مقبرہ سے معلوم ہوا۔ کہ حصہ آمد میں ڈیڑھ سو روپیہ زائد ادا کیا ہوا ہے۔ آپ کا جنازہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پڑھایا۔ جنازہ سے پہلے ہم بھائیوں کو شرف ملاقات بخشا۔ حضرت پوچھتے رہے کہ آج کل کیا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ تمام حالات بتانے پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے بڑی عزت دی ہے۔ وفات کے وقت والد صاحب کی عمر ۸۳ سال تھی۔

بقیہ صفحہ 5

ڈی۔ ایس تک تعلیم دلائی اور وہ فوج سے بطور لفٹیننٹ کرنل ریٹائر ہوئے۔ خاکسار نے ایم ایس سی (فزکس) تک تعلیم حاصل کی اور آج کل میں فزکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر کام کر رہا ہوں۔ چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالرشید نے ایم بی بی ایس کے بعد پیتھالوجی کے مضمون میں ایم فل کا امتحان پاس کیا اور وہ کالج آف کمیونٹی میڈیسن میں ایسوسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کی باتیں

حضرت مولانا نذیر احمد علی نے ۱۹۴۵ء میں تحریر فرمایا۔

سیرالیون کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ سمندر سے قریب ہونے کی وجہ سے گرمی میں شدت نہیں۔ سردی بہت کم ہوتی ہے۔ زمین نہایت درجہ زرخیز ہے۔ عام پیداوار چاول 'کوکو' تاڑ کا تیل اور ربڑ ہے۔ اس کے علاوہ شکر قندی 'کساوہ' اور یام بھی خوراک کے لئے کاشت کئے جاتے ہیں۔

ملک کی عام خوراک چاول ہے اندرونی علاقے میں گوشت کی قلت ہے کیونکہ گھنے جنگلات میں اس قسم کی مکھیاں پائی جاتی ہیں جو گائے کے لئے مضر ہیں۔ بکری نہایت چھوٹی ہوتی ہے البتہ فری ٹاؤن میں گوشت روزانہ مل جاتا ہے۔ لیکن مونسپل کمیٹی کے حکم سے گائے کو چونکہ بجلی سے بے ہوش کر کے ذبح کرتے ہیں اور اسلامک طریق پر ذبح کرنے کی اجازت نہیں۔ لوکل مسلمان تو یہی گوشت استعمال کرتے ہیں لیکن ہم اسے نہیں کھاتے۔ اندرونی علاقہ کے بڑے بڑے شہروں میں کبھی کبھی گائے کا گوشت مل جاتا ہے۔ البتہ مرغی آسانی سے مل جاتی ہے۔

ساحلی علاقوں میں مچھلی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ جسے ایک خاص ترکیب سے آگ پر خشک کر لیتے ہیں اور عام طور پر افریقی لوگ اسی خشک مچھلی سے سالن تیار کرتے ہیں۔ اس قسم کی خشک مچھلی سارے مغربی افریقہ میں بطور سالن استعمال ہوتی ہے پہلے پہلے تو کئی سال تک مجھے اس کی بو سے اس قدر نفرت تھی کہ میں اس لاری میں سفر نہ کرتا جس میں کسی مسافر کے پاس یہ مچھلی ہو۔ لیکن جنگ کے دوران میں جب کئی ماہ تک گوشت نہ ملا تو برادرم مولوی محمد صدیق صاحب اور خاکسار نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔ اور اب ہم بغیر کسی قسم کی کراہت کے اسے کھا لیتے ہیں۔

سالن میں افریقن لوگ تاڑ کا تیل بہت استعمال کرتے ہیں یہ مچھلی جس کی بو سے ہر غیر افریقی نو وارد طبعاً نفرت کرے گا۔ افریقنوں کو اس قدر مرغوب ہے کہ اگر گوشت بھی پکائیں تو خوشبو کے لئے تھوڑی سی مچھلی سالن میں ضرور ڈال لیتے ہیں۔ جیسے ہندوستان میں بعض لوگ لہسن یا ہینگ کا استعمال کرتے ہیں۔

وہاں ایک قسم کی سبزی کوبو کوبو ملتی ہے جو باوجود کریلے کی طرح کڑوی ہونے کے نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ خصوصاً جب اسے خشک مچھلی کے ہمراہ پکایا جائے۔ جب گھی نایاب اور مونگ پھلی کا تیل سخت گراں ہو گیا تو ہم نے بھی تاڑ کا تیل استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ہندوستان میں جس قسم کی روٹی کھائی جاتی ہے وہاں نہیں ملتی۔ میدہ دوسرے ملکوں سے آتا ہے لیکن ایک تو سخت گراں اور دوسرے اندرونی علاقے کے دیہات میں کئی ماہ تک ہمیں دعوت الی اللہ کے دورے کرنے پڑتے تھے۔ اور میدہ یا میدہ سے بنی ہوئی ڈبل روٹی نہ مل سکتی تھی۔ گزشتہ تین چار سال میں بعض اوقات کئی ماہ تک چاول بھی جو سیرالیون کی سب سے اہم پیداوار ہے دستیاب نہ ہوتا۔ لیکن ہمیں چونکہ ہر قسم کی افریقی خوراک کی عادت ہو چکی تھی۔ اس لئے کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی۔

افریقن لوگ شکر قندی اور یام اور کساوہ (یہ دونو چیزیں بھی آلو اور شکر قندی کی قسم سے ہیں) پانی میں ابال کر یا تاڑ کے تیل میں پکا کر کھاتے ہیں۔

جس قسم کی دالیں ہندوستان میں ہوتی ہیں۔ وہاں نہیں ملتیں۔ اور وہاں جس قسم کی ملتی ہیں مجھے کم از کم پنجاب میں نہیں ملیں۔ علاوہ معمولی قسم کے کیلے کے وہاں ایک اور قسم کا کیلا پایا جاتا ہے جو ایک فٹ کے قریب لمبا ہوتا ہے اور اندر سے اس کا گودا سرخ رنگ کا نکلتا ہے۔ اسے تاڑ کے تیل اور پسی ہوئی مونگ پھلی میں بھون کر کھاتے ہیں۔ نہایت لذیذ چیز ہے۔ اس کیلے کو وہاں پلانٹین کہا جاتا ہے۔

سارا ملک گھنے جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔ ہرن ہاتھی چیتے وغیرہ کئی جانوروں اور پرندوں کا شکار ملتا ہے۔ بت پرست اور عیسائی تو بندر اور چیتے تک کا گوشت کھا لیتے ہیں۔ ایک قسم کا سانپ بھی جو زہریلا نہیں ہوتا بطور خوراک استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک شخص جس کے ہاں میں مہمان تھا کے ہاتھ میں میں نے ایک دفعہ ایک سانپ دیکھا جو تین فٹ کے قریب لمبا تھا۔ میں نے چونک کر کہا۔ یہ کیا۔ کہنے لگا یہ گوشت ہے جسے میں نے ۶ پنس میں خریدا ہے۔ جب یہ بڑا ہو جائے گا تو ہم اسے کھائیں گے گویا کہ جس طرح ہم یہاں کھانے کے لئے مرغیاں وغیرہ پالتے ہیں وہاں اس قسم کے سانپ بھی پالے جاتے ہیں تاکہ انہیں بطور گوشت استعمال کریں۔

ان علاقوں کے مسلمان صدیوں سے اس قسم کی چیزیں بطور غذا استعمال کر رہے ہیں۔ اور مالکیہ مذہب کے فقہا نے اس قسم کی متعدد اشیاء کو جن سے پنجابی یا ہندوستانی مسلمانوں کو قطعاً نفرت ہے جائز قرار دے رکھا ہے۔ دریاؤں میں علاوہ مچھلی کے دریائی گھوڑے اور مگرمچھ کا شکار پایا جاتا ہے۔ پھلوں میں سے کیلا سنگترا۔ آم۔ اناس اور پپیتا کثرت سے اور نہایت ارزاں ملتے ہیں۔ کیلا ایک آنے کے دس پندرہ تک۔ علاوہ ازیں بعض دوسرے ایسے پھل بھی وہاں پائے جاتے ہیں جو میں نے ہندوستان میں نہیں دیکھے۔

یاد رفتگاں

محترم مولوی عبدالرحیم

پروفیسر سید عبدالماجد

میرے والد صاحب خوشاب کے رہنے والے تھے۔ وہاں ہمارا خاندان حفظانہ کے نام سے مشہور ہے۔ میرے دادا محمد دین صاحب وٹرنری ڈاکٹر تھے۔ افغانستان کی جنگ میں جب عام لام بندی ہوئی تو انہیں کیمل کور کے ساتھ کابل بھیج دیا گیا۔ چھ ماہ کے بعد ایک ہفتہ کی چھٹی ملی تو بچوں کا حال پتہ کرنے خوشاب جانے کا ارادہ کیا لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور نوشہرہ کے مقام پر تپ محرقہ سے فوت ہو گئے۔ والد صاحب کے بڑے بھائی کی دماغی حالت درست نہ تھی۔ چنانچہ گھر کی تمام ذمہ داری ان کے کندھوں پر آن پڑی۔ اس وقت آپ کی عمر بارہ سال تھی۔ وٹرنری ہسپتال خوشاب والوں نے دادا جی کی ملازمت کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں بطور ڈسپنسر رکھ لیا پھر تقریباً دو سال بعد ڈسپنسر کی باقاعدہ تربیت کے لئے امرتسر بھیج دیا۔ تربیت ختم ہونے کے بعد انہیں سالٹ مائنز وڑچھہ میں ملازمت مل گئی ایک ماہ بعد جب پہلی تنخواہ ملی تو والدہ کو یہ رقم دینے کے لئے خوشاب آئے۔ لیکن اسی روز والدہ کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ بھائیوں کو رشتہ داروں کے سپرد کر کے واپس وڑچھہ آ گئے۔

والد صاحب کو شروع سے ہی مذہب سے بڑا لگاؤ تھا چنانچہ پیروں فقیروں کی مجالس میں کثرت سے شریک ہوتے تھے۔ ان دنوں سالٹ مائنز میں قاضی عبدالمجید صاحب انسپکٹر تھے والد صاحب کی شرافت۔ دیانت اور مذہب کے ساتھ لگاؤ کو دیکھ کر آپ سے بڑے پیار سے پیش آتے اور بڑی عزت کرتے تھے۔ کبھی کبھار احمدیت کا ذکر بھی آ جاتا۔ قاضی صاحب کی جب ریٹائرمنٹ ہوئی تو والد صاحب کو کہنے لگے کہ آپ کو یہاں چھوڑ کر جانے کے لئے دل نہیں چاہتا۔ آپ میرے ساتھ لاہور آ جائیں۔ والد صاحب بھی رشتہ عقیدت اور محبت جو انہیں قاضی صاحب سے تھا۔ اس کے تحت لاہور جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ لاہور میں قاضی صاحب کے بھتیجے ڈاکٹر عبدالحق صاحب پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ چنانچہ والد صاحب نے ان کی ڈسپنسری میں کام شروع کر دیا۔ لاہور میں بھی جب کبھی قاضی صاحب احمدیت کا ذکر کرتے تو خوب بحث و مباحثہ ہوتا۔ یہ جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ والد صاحب جب قادیان پہنچے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تقریر کر رہے تھے۔ والد صاحب نے سٹیج کے نزدیک پہنچ کر چٹ بھیجی کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے وہ چٹ اپنے پاس رکھ لی۔ تقریر کے اختتام پر اعلان کیا کہ جو لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں سٹیج کے قریب آ جائیں۔ بیعت کے بعد جب والد صاحب جلسہ گاہ سے باہر آئے تو قاضی عبدالمجید صاحب آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ بڑی گرمجوشی سے ملے۔ کہنے لگے کہ آپ نے پہلے کیوں ذکر نہیں کیا کہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ والد صاحب کہنے لگے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ کہیں کہ قاضی صاحب کے دباؤ کے تحت بیعت کی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے بھی والد صاحب کے زیر اثر بیعت کر لی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر۔ جو ڈسپنسری سے ملحق تھی عبادت باجماعت کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی رہائش گاہ میلارام روڈ پر تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی لاہور آتے تو کچھ وقت ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر گذارتے۔

رشتہ داروں کو جب والد صاحب کی بیعت کا پتہ چلا تو سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ والد صاحب نے بھاٹی دروازہ میں ایک مکان کرایہ پر لے کر اہل خانہ کے ساتھ رہائش شروع کر دی۔ ان دنوں حلقہ بھاٹی گیٹ کے احمدی احباب مستری نذر محمد صاحب کی بیٹھک پر عبادت کرتے تھے۔ ان احمدی احباب میں حکیم سراج دین صاحب ان کے بھائی معراج دین صاحب پہلوان۔ مستری غلام نبی صاحب۔ غلام نبی صاحب کمپازیٹر۔ بابو سلامت علی صاحب اور بابو اسمٰعیل صاحب بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔

ڈسپنسری پر بھی والد صاحب کے دوست احباب کا حلقہ بڑا وسیع تھا اور اکثر احمدیت کے متعلق بات ہوتی رہتی تھی۔ آپ کے ایک قریبی دوست نے ایک بڑا ایمان افروز واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ آپ نے غلطی سے ایک مریض کی شیشی میں ایک زہریلی دوائی ڈال دی۔ جب پتہ چلا تو اس مریض کے پیچھے بھاگے لیکن وہ کہیں نہ ملا۔ واپس آ کر دوائی بنانے والی میز پر سر جھکا کر دعا شروع کر دی کہ

اے اللہ اس مریض کو اس دوائی کے زہریلے اثر سے بچانا۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ وہی مریض ڈسپنسری میں آیا کہنے لگا کہ راستہ میں وہ پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر گیا تھا اور دوائی کی شیشی ٹوٹ گئی ہے۔ اسے دوائی دوبارہ بنا دیں۔ والد صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور صحیح دوائی دوبارہ بنا دی۔

آپ کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ یامین صاحب کتب فروش اکثر ڈسپنسری پر کتابوں کی گٹھڑی اٹھائے آتے تھے والد صاحب اپنی تنخواہ کا کافی حصہ ان کتب کی خریداری پر خرچ کر دیتے تھے۔

اگرچہ والد صاحب مالی لحاظ سے کمزور تھے۔ لیکن بچوں کی تعلیم کی طرف بڑی توجہ دیتے تھے چنانچہ بڑے بھائی صاحب ڈاکٹر عبدالمجید کو بی۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی؟

جرمنی کے وزیر دفاع نے گذشتہ روز متنبہ کیا کہ امریکی سینیٹ میں بوسنیا پر سے اسلحہ کی پابندی ہٹانے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس سے جنگ کا حلقہ اور بھی وسیع ہو جائے گا۔ وزیر دفاع ایک دن کی رخصت ڈنمارک میں گذارنے کے بعد واپس آئے تھے۔ جب انہوں نے کہا کہ اگر بوسنیا کو ہتھیار خریدنے دئے گئے تو جنگ کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جرمنی کی حکومت واقعی چاہتی ہے کہ یہ پابندی جاری رکھی جائے۔ امریکہ کی سینیٹ نے پریذیڈنٹ بل کلنٹن پر شدید حملے کرتے ہوئے گذشتہ روز اس بات کا فیصلہ کیا کہ بوسنیا پر سے یہ پابندی ہٹا لینی چاہئے۔ اس سے اگلے روز جب اس پر ووٹنگ ہوئی تو ۶۹۔ ایک طرف تھے اور ۲۹ دوسری طرف۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بل کلنٹن نے جو یہ کہا تھا کہ وہ اس معاملے کو ویٹو کردیں گے اب ایسا کرنے کا خدشہ ٹل گیا ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں او۔ آئی۔ سی۔ نے مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا پر سے اسلحہ کی پابندی فوری طور سے ہٹائی جائے۔ اور ملائیشیا وہ پہلا ملک ہے جس نے علی الاعلان کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بوسنیا کو اسلحہ فراہم کرے گا۔

○○○

بنگلہ دیش میں حزب مخالف

بنگلہ دیش میں حزب مخالف ایک لمبے عرصے سے پارلیمنٹ میں شرکت نہیں کر رہے۔ اب سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سپیکر کو اس بات کا فیصلہ کرنا چاہئے کہ کیا ان نشستوں کو خالی قرار دیا جائے یا نہیں۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ ضمنی انتخابات کروائے جائیں گے یا سرے نئے انتخابات ہوں گے۔ یعنی ساری پارلیمنٹ کو توڑ کر نئے انتخابات کروائے جائیں۔ اگرچہ یہ بات وزیر اعظم کے اختیار میں ہے کہ وہ یہ کہے کہ ۱۴۷۔ حزب مخالف کے اراکین کی کیا پوزیشن ہے۔ آیا وہ ضمنی انتخابات کروانا چاہتی ہے یا پارلیمنٹ توڑ کر نئے انتخابات۔ اگرچہ اس بات کا اعلان خود سپیکر کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ سپیکر شیخ رزاق علی غالباً یہ فیصلہ کریں گے کہ حزب اختلاف کی نشستیں ۱۹۔ جون سے خالی ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب سے انہوں نے ۹۰۔ دن کی غیر حاضری کا عرصہ پورا کر لیا ہے۔

○○○

وسط ایشیا/پاکستان

تاجک پارلیمنٹ کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر کوسی ڈولاڈن قائم ڈودو نے کہا ہے کہ وسطی ایشیا کی ریاستوں کے لوگ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ تجارت کے راستے جلدی کھل جائیں۔ مسٹر کوسی ڈولاڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے چیئرمین کے چیمبر میں ان سے باتیں کر رہے تھے۔ دونوں ملکوں کی خواہش ہے کہ تجارت جلد از جلد شروع کی جاسکے اور زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ تاجک ڈپٹی چیئرمین کو بتایا گیا کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو چاہتی ہیں کہ وسطی ایشیا کی ریاستوں کے ساتھ جلد از جلد تجارت شروع کی جائے اور اس سلسلے میں کچھ لوگوں نے ان ریاستوں کا دورہ بھی کیا ہے۔ اس سے پہلے پاکستان چین قازقستان۔ اور کرغیزستان نے ٹرانزٹ ٹریڈ کے معاہدے کئے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وسطی ایشیا کی ساری ریاستیں فوری طور پر اس طرف قدم اٹھائیں۔

○○○

بوسنیا/اقوام متحدہ کیلئے آخری موقعہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اپنے حلیفوں برطانیہ اور فرانس کو متنبہ کیا ہے کہ بوسنیا میں اقوام متحدہ کی طرف سے سربوں پر فضائی حملہ اس کی ساکھ کو بچانے کا آخری ذریعہ ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ سربوں پر شدید فضائی حملہ کیا جائے تاکہ ان کی جارحیت کا ان کو مزا چکھایا جائے۔

انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کے سامنے اس طرح پیش نہیں ہو سکتے کہ ہم کہتے رہیں کہ ہم کچھ کریں اور پھر ہم کچھ بھی نہ کریں۔ صدر کے ساتھیوں نے بتایا کہ صدر کا اشارہ اپنے حلیفوں فرانس اور برطانیہ کی طرف تھا جنہوں نے گذشتہ ہفتے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ وہ فضائی حملے کریں گے۔ اس فیصلے میں کہا گیا کہ گورازدے کو بچانے کے لئے نیٹو کے ہوائی حملے کئے جائیں گے تاہم انہوں نے امریکہ کی یہ تجویز مسترد کر دی تھی کہ گورازدے کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی ہوائی حملے کئے جائیں۔

شاید ان اتحادیوں کی وارننگ کا ہی نتیجہ ہے کہ سربوں نے گورازدے کیطرف اپنی پیش قدمی روک دی ہے۔ اور اس کی بجائے اب انہوں نے اپنے حملوں کا نشانہ دار الحکومت سارایے وو اور مغربی شہر بیہاج کو بنانا شروع کر دیا ہے۔

وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ صدر کلنٹن نے اس ہفتے یہ معاملہ دوبارہ اٹھایا۔ اور کہا کہ نیٹو کو بوسنیا کے باقی ماندہ چار محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں گورازدے، سارایے وو، بیہاج اور شمالی قصبے ٹزلہ کا دفاع کرنے کے لئے فضائی حملوں کی اجازت دی جائے۔ یہ حملے بھی اقوام متحدہ کے کمانڈروں کی شرائط پر کئے جائیں گے۔

متعلقہ امریکی افسر نے کہا کہ بوسنیا میں مغربی ممالک کا عزت و وقار داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اب ہم سربوں کو تیکنیکی معاملات پر بھاگنے کا موقع نہیں دیں گے۔

دنیا بھر کو بوسنیا کے معاملات میں اقوام متحدہ کے کردار پر جو مایوسی ہوئی ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نمائندہ برائے یوگوسلاویہ نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ افسر موصوف نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ ہم بوسنیا کے معاملے میں ایک حد تک منافقت کا شکار ہیں۔ ہم نے دعویٰ کیا کہ ہم بوسنیا اور اہل بوسنیا کا دفاع کریں گے۔ لیکن فی الحقیقت ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ استعفیٰ دینے والے اقوام متحدہ کے افسر مسٹر تادیوز مازوویکی نے جو پولینڈ کے سابق وزیر اعظم ہیں کہا کہ مجھے امید ہے کہ میرا یہ فیصلہ اس منافقت کے خلاف احتجاج تصور کیا جائے گا۔

برسلز میں نیٹو کے اہلکاروں کو فضائی حملے کرنے کے بارے میں اطلاع دے دی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ سارایے وو اور بیہاج کو بچانے کے لئے فضائی حملوں کا منصوبہ بنالیں امریکہ تو چاہتا تھا کہ فضائی حملے اور مقامات پر بھی ہوں لیکن برطانیہ نے اس بارے میں زیادہ سختی دکھائی۔

امریکہ کی سینٹ میں بوسنیا پر سے اسلحہ کی فراہمی کی پابندی اٹھانے کی قرار داد کو صدر کلنٹن نے ویٹو کرنے کی دھمکی دے رکھی تھی لیکن اگر ووٹ ایک حد سے زیادہ مل جائیں تو امریکی صدر ایسی قرارداد کو ویٹو نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جب ووٹنگ ہوئی تو قرارداد کے حق میں 69 اور مخالفت میں 29 ووٹ آئے۔ قرارداد کے حق میں آنے والے ووٹ اس تعداد سے دو زائد تھے جو ویٹو کو روکنے کے لئے درکار تھی۔ چنانچہ اب صدر امریکہ اس قرارداد کو ویٹو نہیں کر سکتے۔

بوسنیا میں اقوام متحدہ کی افواج عرصہ تین سال سے متعین ہیں مگر وہ سربوں کی جارحیت کو روکنے میں قطعاً ناکام رہی ہیں۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ سربوں نے بوسنیا کے 70 فیصد حصے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ برطانیہ اور فرانس دونوں کی 5-5 ہزار افواج بوسنیا میں متعین ہیں۔ اور اس فوج میں ان دونوں ملکوں کے فوجیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اس فوج میں امریکہ شامل نہیں ہے۔ حالیہ مہینوں میں اقوام متحدہ کے فوجیوں پر سربوں نے کئی حملے کئے جس کے نتیجے میں اس فوج میں شامل ممالک کو گویا دھمکی دی گئی کہ وہ بوسنیا سے نکل جائیں۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔

صدر کلنٹن نے کہا کہ پھر ہمیں کچھ تو کرنا ہو گا۔ یہ اقوام متحدہ کی امن فوج کے لئے اپنی ساکھ بچانے کا آخری موقع ہے اور صدر نے کہا مجھے یقین ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی فوج کوئی ٹھوس کارروائی کرے تو بوسنیا میں قتل و غارت روکی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے سربوں نے امن فوجیوں کو یرغمال بنا کر کسی کارروائی سے روک دیا تھا لیکن اب تیز رفتار فوج کی موجودگی میں سربوں کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

○○○

دین حق کیلئے قربانیوں کی ضرورت

پس اگر پہلے لوگ بھی قربانیاں کر سکتے تھے۔ اور ہماری جماعت میں سے بہت سے دوست قربانیاں کر چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دوسرے بھائی ایسی قربانیاں نہ کر سکیں۔ جبکہ ان قربانیوں سے ثواب الگ ملے گا۔ اور تاریخوں میں نام الگ روشن ہو گا دنیاوی عزتیں بھی قربانیوں کے بعد ملتی ہیں۔ اور دینی عزتیں بھی قربانیوں سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد تیار ہو جائیں تاکہ ہم ان کو ان ممالک میں بھیج دیں جہاں اس وقت زیادہ ضرورت ہے۔ اور جو زیادہ تڑپ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بہت جلد حق کو تمام لوگوں تک پہنچا دیں اور دین حق کو دنیا میں پھیلا دیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

آپ کا خط ملا

۱۔ الفضل مورخہ 21 جون میں "ایک نئی بات" کے عنوان کے تحت آپ نے ایک نہایت معلوماتی نوٹ شائع کیا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ سائنس دان اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ سورج کے اوپر پانی موجود ہے لیکن بانی جماعت احمدیہ نے اپنی کتاب "سرمہ چشم آریہ" میں جو 1886ء میں شائع ہوئی تھی فرمایا ؎

چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارہ میں تماشہ ہے تری چمکار کا

۲۔ الفضل مورخہ 22 جون شہر امرتسر پر جو مفید معلومات فرخ امرتسری کی کتاب سے شائع کی گئی ہیں کالجز اور مدارس کا جہاں ذکر کیا گیا ہے وہاں میڈیکل سکول امرتسر کو ignore کیا گیا ہے حالانکہ پنجاب کے بے شمار نوجوانوں نے میڈیکل تعلیم حاصل کر کے بیمار انسانیت کی بے حد خدمت کی ہے۔

سید محمود احمد شاہ بخاری۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

اس ماحول کے اندر رہ کر پردے کے فیصلے کرنے ہوں گے۔

حضرت صاحب نے مثال کے طور پر فرمایا کہ چند ہفتے پہلے مغربی پریس میں بڑا شور اٹھا کہ پاکستان میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی تجارت کا بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس غریب معاشرے میں جو پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش میں ہے جہاں کی اقتصادی حالت خراب ہے ایک کمانے والا ہے اور باقی سارا گھر کھانے والا ہے۔ ایک شخص سارے گھر کو پال نہیں سکتا۔ ان کے بچوں پر یہ رحم نہیں ہے کہ ان کو کام سے ہٹا دیا جائے۔ یہ ان پر اور ان کے گھر والوں پر ظلم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مغربی ممالک کے لوگ یہ بات بھول گئے ہیں کہ انگلستان اور دوسرے ممالک اس دور سے گذر چکے ہیں جب ان کے بچے اس سے بھی زیادہ سخت حالات اور ماحول میں کام کرتے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بچوں کی اس مثال کا پردے کے اس مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ جن سوسائٹیوں میں عورتوں نے معزز پیشے اختیار کرنے ہوتے ہیں ان میں ہمارا دین ان کو ایسا برقعہ نہیں دینا چاہتا کہ وہ کام ہی نہ کر سکیں ان کو حکم ہے کہ وہ اس طرح باہر نکلیں کہ اپنی زینت کو چھپائیں نہ کہ ظاہر کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی پردے کے ضمن میں اسی بات کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں پر سخت پردے کا حکم دکھائی دیتا ہے یہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے لئے ہے۔ اگر وہ ایک قدم آگے بڑھیں گے تو ان کو دیکھنے والے دس قدم آگے بڑھ جائیں گے۔ ان کی ذمہ داریاں مختلف ہیں۔ پھر مخالف اور معاند دیکھنے والوں کا بھی اس میں تعلق ہے ان سے بھی ان کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس کو تنہا دینی پردہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر ایسا کہیں تو دین کے ابتدائی دور میں تو برقعہ کہیں موجود نہیں تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میری بات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں برقعہ کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہوں۔ پاکستان کے ماحول میں برقعہ اتار پھینکنا بڑی سخت نادانی ہوگی۔ رفتہ رفتہ ضرورت سے زیادہ سختیاں ختم کریں۔ گھر سے نکلیں تو دعوت دیتی ہوئی نہ نکلیں بلکہ دوسروں کی نظروں پر اوس ڈالتی ہوئی نکلیں۔ اس لئے روایتی پردے کا نقصان نہیں ہے بلکہ دوسری دنیا کو تقویت دینے کا سبب ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ پردہ خواہ کسی بھی قسم کا ہو اگر اسے پرانے زمانے کی چیز سمجھ کر پھینکیں گی تو آپ کا دل داغدار ہو جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب میں ایک بار اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ امریکہ گیا تو میں نے سب کو پردہ کروایا۔ ملک بدلنے سے پردہ نہیں بدلے گا۔ ہمارے دین کا پردہ عالمی چیز ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس سفر کے دوران ایک مرحلے پر جب میں اپنی بیٹی کے ساتھ کرایے پر لی ہوئی گاڑی واپس کرنے گیا تو میری بیٹی پردہ میں تھی۔ وہاں جو عورت متعین تھی اس نے سوال کیا کہ یہ عورت کو کیا چھپایا ہے۔ میں نے کہا کہ خود پوچھ لو کہ اس کو اس پردہ سے کوئی مشکل یا تکلیف ہے۔ اس نے پوچھا تو میری بیٹی نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ میں نے اپنی مرضی سے یہ پردہ کیا ہے۔ اس وقت ایک اور پاکستانی عورت جو نہ صرف بے پردہ تھی بلکہ کچھ زیادہ ہی بے پردہ تھی وہاں آگئی اور اصرار کرنے لگی کہ پہلے مجھے فارغ کرو۔ اس عورت نے کہا کہ تم کو پہلے کیوں فارغ کروں؟ تم مسلمان ہو تم نے پردہ کیوں نہیں کیا۔ اس نے کہا میں پاکستان میں ہوتی ہوں تو پردہ کرتی ہوں لیکن یہاں اور حالات ہیں یہاں میں پردہ نہیں کرتی۔ اس عورت نے بے ساختہ کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا مذہب مقامی ہے جبکہ ان کا مذہب عالمی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پردہ اگر اللہ کی نظر کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ نیت پاک اور صاف ہو تو زمانے کے لحاظ سے اس کی قدریں دیکھنی ہوں گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض احمدی عورتیں بیت الفضل لندن میں آتی ہیں تو پردہ کر لیتی ہیں اور جب باہر جاتی ہیں تو اتار دیتی ہیں۔ میں تو ان سے بھی ملاقات کرتا ہوں جو بالکل بے پردہ ہوتی ہیں۔ مجھے خیال آتا ہے کہ اگر ان سے ملاقات سے انکار کر دیا تو ملنے جلنے سے جو نیک اثر ان پر ہوتا ہے اس سے وہ محروم رہ جائیں گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسی معین مثالیں بھی میرے سامنے آئیں کہ ایسے خاندانوں کی بے پردہ بچیوں نے ایسی ملاقاتوں کے بعد نیک اثر لیکر پردہ شروع کر دیا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ سارے معاشرے کو ساتھ لے کر چلا جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ روز مرہ کے معاملات میں یا بیاہ شادیوں کے موقع پر کھلی چھٹی دے دی جائے۔ یہ مناسب نہیں ہوگا۔

حضرت صاحب نے فرمایا دینی روح جب تک قائم نہ ہو ظاہری پردہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پردے کے تعلق میں کلام الٰہی میں قیام عبادت کا ذکر ہے۔ جن عورتوں کو گھر سے نکل کر شاپنگ کے بہانے سیر سپاٹے کا چسکا پڑ جاتا ہے۔ اور وہ زیادہ وقت گھر سے باہر دوڑتی پھرتی ہیں ان کو گھروں میں عبادات کے قیام کی توفیق ہی نہیں ملتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہمارا دین عورت کو محکوم کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کی حفاظت کرنے کے لئے پردہ کا حکم دیتا ہے۔ اسے مرد کی غلامی سے آزاد کرنے کے لئے حکم دیتا ہے مرد کا کھلونا بننے سے بچانے کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا دنیا میں سب سے بڑی متاع نیک عورت ہے۔ جن کے نصیب میں یہ ہو جائے وہ گھر جنت بن جاتے ہیں۔ اگر عورت فطرتاً نیک مزاج ہو تو اس کا اثر خاوند اور گھر پر ہونا لازمی ہے۔ ہمارے دین نے عورت کا یہ مرتبہ بیان کیا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ دنیا کا کوئی نبی ایسا نہیں جس نے عورتوں کے عزت کا ایسا شاندار نظریہ پیش کیا ہو۔ قدم قدم پر ہمارے مذہب نے عورت کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ یہ وہ معاشرہ ہے جو دنیا کو جنت عطا کرے گا۔

اطلاعات و اعلانات

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مستحق طلبا کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں بشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد مکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
الرّحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے الطاف گروپ کے درمیان مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ حکومتی ٹیم وقت مقررہ پر انتظار کرتی رہی۔ لیکن ایم کیو ایم کی ٹیم نے اسلام آباد آنے سے انکار کر دیا۔ ایم کیو ایم الطاف گروپ کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کراچی میں بتایا کہ ایم کیو ایم حتمی فیصلہ کرنے سے قبل دو تین روز انتظار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حتمی فیصلہ پارٹی لیڈر شپ کرے گی۔ کیونکہ مذاکراتی ٹیم کے اختیار میں صرف بات چیت کرنا ہے۔ جبکہ سیاسی فیصلے الطاف حسین کے اختیار میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ہفتہ ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ حکومت ہمیں 'الطاف گروپ کہنا بند کرے اور نان ایشوز اٹھانا بند کر دے۔ اس لئے مذاکرات میں ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے جو برقرار ہے۔ سرکاری مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا کہ ہم نے الطاف گروپ کو وضاحت کے لئے 6 نکات دیئے اس پر اصرار کریں گے۔ وضاحت کے تبادلے کے ساتھ ہی الطاف گروپ کو ایم کیو ایم کہنے کو تیار ہیں۔ حکومتی ٹیم کے سربراہ نے کہا یہ ڈیڈ لاک نہیں ہے اور نہ ہی مذاکرات ختم ہوئے ہیں۔ مذاکرات میں ایسے مرحلے آیا ہی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رویہ لچکدار ہے کسی ثالث یا مصالحت کنندہ کی ضرورت نہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مذاکرات میں تعطل سے صورت حال بڑی تشویشناک ہو گئی ہے۔

○ دریائے سندھ 'چناب' جہلم اور راوی نے مزید سینکڑوں علاقوں میں تباہی مچا دی۔ بعض جگہوں پر دوبارہ بارش سے صورت حال مزید خراب ہو گئی۔ راجن پور کے قریبی دیہات خالی کرالئے گئے ہیں۔ ساہیوال کے ایک سو دیہات سے بھی لوگوں کو نکال لیا گیا ہے۔ گدو اور سکھر پر انتہائی اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ جنوبی سندھ میں مزید طوفانی بارشوں نے تباہی مچا دی ہے۔ کئی ریلوے سٹیشن زیر آب آ جانے سے 14۔ ریل گاڑیاں بند کر دی گئیں۔ مین لائن پر گاڑیوں کی آمدورفت جاری ہے۔ شاہدرہ پر پانی کے بڑے ریلے سے حفاظتی بند محفوظ رہا۔ چناب اور سندھ کے سیلاب نے مظفر گڑھ کی 112 بستیوں کو لپیٹ میں لے لیا۔ سرگودھا کے مزید 109 دیہات زیر آب آ گئے۔ جھنگ کے 250 دیہات میں پانی داخل ہو چکا ہے۔

○ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر حکومت اور ایم کیو ایم کے مذاکرات ناکام ہوئے تو کراچی میں فوج طلب کر کے بڑا آپریشن ہو گا۔ یہ فیصلہ 27۔ جولائی کو صدر وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف نے کیا ہے متوقع صورت حال کے پیش نظر تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ آدھا سندھ پانی میں اور باقی آدھا خون میں ڈوبا ہوا ہے۔ عوام حکومت سے بیزار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایم کیو ایم مذاکرات ہر قیمت پر دوبارہ شروع ہونے چاہئیں ورنہ تباہی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔

○ مسٹر نواز شریف نے سیلاب زدگان کے حالات معلوم کرنے کے لئے دادو اور لاڑکانہ کے علاقوں کا دورہ کیا۔

○ درآمدات اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر فلڈ ٹیکس لگا دیا گیا ہے گریڈ 20 اور اس سے بالا افسران 3 دن کی' گریڈ 17 سے 19 تک کے افسران دو دن کی اور گریڈ 16 اور نچلے ملازمین کی ایک دن کی تنخواہ اس ٹیکس میں دیں گے۔ درآمدی اشیاء پر 6 ماہ تک ایک فیصدی ٹیکس لگایا جائے گا۔

○ سرکاری تعلیمی اداروں میں فیس 30 فیصد بڑھا دی گئی ہیں۔

○ دریاؤں کی سطح نیچے گرتے ہی بعض علاقوں میں تیز بارشوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔

○ مسٹر نواز شریف کے والد میاں شریف کی ضمانت قبول کرنے والے جج نے چارج چھوڑ دیا ہے ان کو جبری رخصت پر بھیجا گیا تھا۔

○ سندھ کے ڈپٹی الیکشن کمشنر' ان کے ایک کزن اور الطاف گروپ کے چھ ارکان کو گرفتار کر کے اسلام آباد پہنچا دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو کراچی ایئرپورٹ کے جناح ٹرمینل سے گرفتار کیا گیا تھا۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے اپنے بیٹے کی بدعنوانیوں کا جو پردہ چاک کیا ہے اس پر وفاقی کابینہ نے ان کو شاباش دی۔ ادھر ان کے بیٹے نے کہا ہے کہ میرے ابا جان کو غصہ کسی اور بات پر ہے مگر ظاہر کچھ اور کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میرے خلاف ثبوت پیش کریں ورنہ الزامات واپس لینا ہوں گے۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان کے جی پی او میں دن دہاڑے ڈکیتی کے نتیجہ میں 38 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کی اپنی پارٹی کے ناراض ارکان سے صلح کرا دی ہے۔ بعد میں ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا کہ اب ان کی مسٹر وٹو سے پکی صلح ہو گئی ہے۔ تاہم ایک اور رکن چوہدری صداقت نے کہا کہ صورت حال جوں کی توں ہے میں نے چٹھہ کی وجہ سے خاموشی اختیار کی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے 26 میں سے 16 ایم پی اے خاموشی سے لندن پہنچ گئے ہیں۔ الطاف حسین نے لندن میں دو بنگلے حاصل کر لئے ہیں۔ ان ارکان نے اپنے استعفے الطاف حسین کے حوالے کر دیئے ہیں۔ مذاکرات کی ناکامی پر اسمبلی سے مستعفی ہو جانے کا قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL : 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

سیل ۔ سیل ۔ سیل
جارجٹ کے برقعوں نیز جاپانی سوٹوں پر شاندار سیل کے چند آخری دن۔
رابطہ : اکبر احمد بر مکان 32/4
دار الصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون : 686

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY QROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہیٹو میڈیسن (ڈاکٹر رجبہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ پاکستان
فون آفس : 771 کلینک : 606
سیلز : 211283 فیکس : 212299

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
خواتین کی دشمن مرض لیکوریا کیلئے
1911ء سے مصروف خدمت
مفید مجرب دوا سیلکوریا یونانی
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634 فیکس 0431-219065

ہائی کوالٹی ڈش
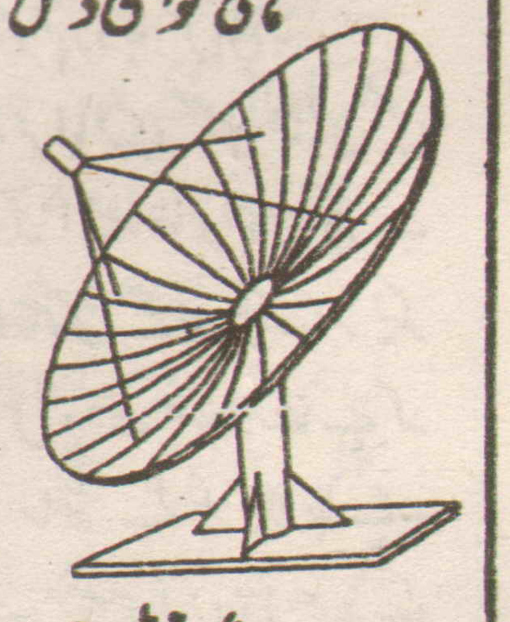
گارنٹی شدہ
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹل
ڈش اینٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون : 211274

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW® LINE
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا